بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

''حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا'' (ترجمہ کنزالایمان)

مسلمانانِ عالم کو 7 ستمبر 1974ء مبارک ہو اس دن قادیانی
آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔
اس موقع پر مطالعہ کریں

امام احمد رضا اور رد مرزائیت

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
گلشن رضا جانباز چوک خانپورہ بارہمولہ ۱۹۳۱۰۱ کشمیر

Marfat.com

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ماہ ستمبر کی آمد ان ہزاروں اسیرانِ وفا اور شہیدان عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یاد تازہ کرتی ہے جنہوں نے ناموسِ رسالت کی حفاظت اور تحفظ ختمِ نبوت کی خاطر 1952ء سے لے کر 1973ء تک اپنی جانوں کے نذرانے خندہ پیشانی سے پیش کیے، جس کے نتیجہ میں بالآخر 7 ستمبر 1974ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور اس کو نبی/مجدد ماننے والوں کو غیر مسلم (کافر) قرار دیا۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں:

قرآن کریم میں متعدد ایسی آیات کریمہ موجود ہیں جن میں نبی رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان صاف اور واضح الفاظ میں موجود ہے۔ مثلاً:

ما کان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ط

(الاحزاب: ۳۳/۴۰)

ترجمہ: ''یعنی محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (آخری نبی)'' (کنزالایمان)

خود آقا و مولیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی بہت واضح الفاظ میں اس امر کی پیشین گوئی فرمائی ہے:

سیاتی من بعدی ثلاثون کذابون دجالون کلھم یدعی النبوۃ الا انہٗ لانبی بعدی

ترجمہ: ''یعنی میرے بعد تیس (30) جھوٹے دجال آئیں گے، یہ سب نبوت کا دعویٰ کریں گے، خبردار رہنا (ان کی باتوں میں نہ آنا) اب میرے بعد کوئی بھی نبی نہ آئے گا''

(بسند مسند امام احمد راوی حضرت ثوبان وحضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما)

فتنہ انکار ختم نبوت:

سب سے پہلے نبوت کے ان جھوٹے دعویداروں کے خلاف علم جہاد، جس ذات گرامی نے بلند کیا وہ اصدق الصادقین سید الاتقیاء، افضل الخلائق بعد الانبیاء، یار غار رسول، خلیفۃ الرسول بلافصل سیدنا

Marfat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر انہی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہر عہد میں علمائے راسخین فی العلم، اولیاء کاملین اور مومنین اولوالامر نے ان دجالوں کے خلاف قلمی اور سیفی جہاد جاری رکھا اور ان کا قلع قمع کیا۔

تحذیر الناس اور مرزائیت:

برصغیر پاک و ہند میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خاتم النبین ہونے سے انکار اور عقیدہ ختم نبوۃ سے انحراف کا فتنہ پہلی بار اس وقت منظر عام پر آیا جب مولوی احسن نانوتوی (م۔ 1312ھ/نومبر 1894ء) نے قیام بریلی کے دوران جب کہ وہ حکومت برطانیہ کی ملازمت میں (1851ء تا 1860ء) اثر ابن عباس کی بنیاد پر اپنے اس عقیدہ کا واضح تحریری اعلان شائع کیا کہ

''اللہ کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علاوہ بھی ہر طبقۂ زمین میں ایک خاتم النبین اور ''محمد'' موجود ہیں''۔

امام الاتقیاء علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمۃ (والد ماجد امام احمد رضا) نے احسن نانوتوی کی سخت رفت فرمائی اور ایسے عقیدہ والے کو گمراہ اور بددین قرار دیا۔ علماء بریلی، بدایوں، رامپور بشمول علامہ مفتی ارشاد حسین فاروقی رامپوری علیہ الرحمۃ، استاد مولوی احسن نانوتوی نے علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمۃ کے فتویٰ کی تائید کی جب کہ احسن نانوتوی کے قریبی رشتہ دار مولوی قاسم نانوتوی نے جو مدرسہ دیوبند کی انتظامیہ میں وہابیہ کے غلبہ کے بعد اس مدرسہ کے مہتمم ہوئے، ان کی حمایت میں ''تحذیر الناس'' نامی کتاب تحریر کی اور وہ اپنے عزیز کی حمایت میں اس قدر بڑھ گئے کہ انہوں نے یہاں تک لکھ دیا۔

''سو عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبین اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''

پھر دوسری جگہ تحریر فرمایا:

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے''

Marfat.com

یہی وہ دل آزار تشریح ہے جس نے انیسویں صدی کی آخری دہائی میں ملت اسلامیان ہند میں تفرقہ ڈالا اور ایک نئے فرقے کو جنم دیا۔ جسے مرزائیت یا قادیانیت کے نام سے پکارا گیا۔

مرزائیت یا قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ وہ 1836ء میں بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوا اور 1908ء میں لیٹرین میں مرا۔ اس مرزا قادیانی نے انگریزوں کے ایما پر 1901ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ جھوٹ اور چرب زبانی کے ذریعے انگریزوں کے مشن کو خوب پروان چڑھایا۔ اور انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کو حرام قرار دیا اور انگریز کی حمایت میں بقول مرزا اتنی کتابیں لکھیں کہ جن سے کم وبیش پچاس الماریاں بھر جائیں۔ اس دجال نے (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام و نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی خوب بے حرمتی توہین کی۔ (مطالعہ کریں ماہنامہ لانبی بعدی ستمبر 2004ء بگواسیات مرزائے قادیانی لعنۃ اللہ علیہ)

مرزا قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کے لیے مولوی قاسم نانوتوی کا زندگی بھر مشکور رہا کہ جس نے تحذیر الناس میں کفریہ عبارت لکھ کر اس کی مدد کی۔

اس موقع پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے 1324ھ/1905ء میں ایک استفتاء مدینہ طیبہ اور مکۃ المکرمہ کے علماء کی خدمت میں بھیجا تھا جن میں قادیانی کے علاوہ دیوبند کے چند علماء کی وہ آثار عبارات بھی شامل تھیں جن کے بارے میں سوال تھا کہ یہ کفریہ ہیں یا نہیں اور ان کے قائل پر اور مخبر پر بحکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سرفہرست مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر تھا۔ یہ فتویٰ بعد میں "حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین" کے نام سے شائع ہوا جس پر حرمین شریفین کے 35 علماء کی تصدیقات ہیں۔ جنہوں نے لکھا: "من شک فی عذابه و کفره فقد کفر" جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مجموعہ فتاویٰ، "فتاویٰ رضویہ" میں بھی متعدد فتاویٰ قادیانیت کی رد میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ محدث بریلوی قدس سرہٗ نے قادیانیت/مرزائیت کے رد میں متعدد مستقل رسائل بھی تحریر فرمائے جن کے اسماء یہ ہیں:

(1) جزاء الله عدوه بانه ختم النبوة (2) المبين ختم النبين

Marfat.com

(3) قهر الديان على مرتد بقاديان (4) السوء والعقاب على المسيح الكذاب

(5) الجراز الديانی علی المرتد القادیانی (6) حاشیه المعتقد المنتقد علی المعتمد المستند

7 ستمبر 1974ء کو جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لیے دلائل دیئے جارہے تھے، تو قادیانیوں کے نمائندہ مرزا طاہر نے اپنے مسلمان ہونے کے دفاع میں مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی ان عبارات کو بطور دلیل پیش کیا جس کا جواب مفتی محمود سمیت کسی دیوبندی عالم سے نہ بن پڑا، البتہ مولانا شاہ احمد نورانی اور علامہ عبدالمصطفیٰ الازھری علیہما الرحمۃ نے گرجدار آواز میں کہا کہ ہم اس عبارت کے محرر اور اس کے قائل دونوں کو ایسا ہی کافر سمجھتے ہیں جیسا قادیانیوں کو اور یہ کہ اس سلسلے میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا مرتبہ اور علماء حرمین شریفین کا تصدیق شدہ فتویٰ ''حسام الحرمین'' اسمبلی میں پیش کیا جاچکا ہے۔ لہذا اسمبلی نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا بل پاس کردیا۔

مزید حیرت وافسوس کی بات یہ ہے کہ مفتی محمود کی جماعت جمعیت علماء اسلام ہی کے دو ارکان اسمبلی مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم نے قادیانیت کے خلاف پیش کردہ قرارداد پر قومی اسمبلی میں موجود ہونے کے باوجود دستخط نہیں کئے لیکن نہ تو مفتی محمود نے نہ ان کی جماعت نے اور نہ ہی کسی دیوبندی عالم نے ان دونوں کے خلاف تادیبی کاروائی کی یا بیان مذمت دیا یا اخبارات میں مضمون لکھا۔

مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کے احکام:

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ قادیانی مرتد منافق ہے، مرتد منافق وہ شخص ہے جو کلمۂ اسلام پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے۔

''قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ قادیانی کو زکوٰۃ دینا حرام ہے اور اگر ان کو دے، زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اس کا ذبیحہ محض نجس ومردار حرام قطعی ہے۔ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم وناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے''۔

1336ھ میں ایک استفتاء آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کا

Marfat.com

نکاح مرزائی سے کر دیا، حالانکہ اس کے علم ہے کہ تمام علماء اسلام فتویٰ دے چکے ہیں کہ مرزائی کافر ملحد ہیں، اس کے جواب میں امام احمد رضا فرماتے ہیں:

''اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے اس بناء پر یہ تقریب کی تو خود کافر اور مرتد ہے، علمائے حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا: ''من شک فی عذابه و کفره فقد کفر'' جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے''

لاہوری مرزائیوں کا حکم:

1339ھ میں ڈیرہ غازی خان سے عبدالغفور صاحب نے استفتاء بھیجا کہ ایک قادیانی کہتا ہے کہ ابن ماجہ شریف کی حدیث کے مطابق ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا، لاہوری پارٹی کا موقف یہ ہے کہ مرزا دقت کا مجدد ہے، اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تحریر فرمایا:

''مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا، ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر''

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے سے قطع کر دیں، بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔

قادیانیوں سے بحث کے بھاری ذرائع:

1335ھ میں محمد عبدالواحد خاں، مسلم ممبئی اسلام پورہ نے سوال کیا کہ قادیانیوں سے کس پیرائے میں بحث کی جائے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

''سب میں بھاری ذریعہ اس کے رد کا اول اول کلمات کفر پر گرفت ہے، جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات الارض کا طرح ابلے گھلے پھر رہے ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین، عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر لعن طعن اور یہ کہنا کہ یہود کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کے ماں پر ہیں ان کا جواب نہیں۔ اس کے علاوہ متعدد کفر گنوائے۔

دوسرا بھاری ذریعہ ان خبیث پیش گوئیوں کا جھوٹا پڑنا جن میں بہت چمکتے، روشن حرفوں سے

Marfat.com

لکھنے کا قابل دو واقعے ہیں۔(۱) لڑکے کی پیدائش کی خبر نشر کی، لیکن لڑکی پیدا ہوئی۔(۲) محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی، لیکن وہ بھی جھوٹی ہوئی"۔

غرضیکہ اس کے کفر حد وشمار سے باہر ہیں، کہاں تک گنے جائیں اور اس کے ہوا خواہ ان توں کو ٹالتے ہیں اور بحث کریں گے تو کاہے میں؟ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا، مع جسم ٹھائے گئے یا صرف مہدی وعیسیٰ ایک ہیں یا متعدد؟ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے، ان کفروں کے سامنے ان باحث کا کیا ذکر؟ غرضیکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے تمام تر فتنوں خصوصاً قادیانیوں کے لاف زندگی بھر جہاد بالقلم جاری رکھا۔

ردمرزائیت پر فاضل بریلوی کو خراج تحسین:

ردمرزائیت میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتووں کو ہر موافق ومخالف نے ہ حالات کی نگاہ سے دیکھا ہے، پروفیسر خالد شبیر احمد، فیصل آباد، دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں، ر کے باوجود انہوں نے اپنی تالیف "تاریخ محاسبہ قادیانیت" میں ردمرزائیت سے متعلق امام احمد رضا یلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بڑے اہتمام سے نقل کیا اور فتوے سے پہلے اپنے تاثرات یوں قلم بند کئے:

"اس فتوے سے جہاں مولانا کے کمال علم کا احساس ہوتا ہے، وہاں مرزا غلام احمد کے کفر کے بارے میں ایسے دلائل بھی سامنے آتے ہیں کہ جس کے بعد کوئی ذی شعور مرزا صاحب کے اسلام اور اس کے مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا"

ریر لکھتے ہیں:

"ذیل کا فتویٰ بھی آپ کی علمی استطاعت، فقہی دانش وبصیرت کا ایک تاریخی شاہکار ہے، جس میں آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر خود اس کے دعاوی کی روشنی میں نہایت مدلل طریقے سے ثابت کیا ہے، یہ فتویٰ مسلمانوں کا وہ علمی تحقیقی خزینہ ہے جس پر مسلمان جتنا بھی ناز کریں کم ہے"۔

قیام پاکستان کے بعد 14 مارچ 1949ء کو قانون ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد پاس نے کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی باقاعدہ تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک تحفظ ختم

Marfat.com

نبوت میں غالب اکثریت اہلسنت کے علماء ومشائخ اور عوام کی تھی جسے ہزاروں کارکنان اہلسنّت نے 1952-53ء میں اپنی نقد جان پیش کر کے اور اسیری کی صعوبتیں برداشت کر کے کامیاب بنایا اور بالآخر یہ جدوجہد 7 ستمبر 1974ء کو امام احمد رضا قدس سرہٗ کے خلیفہ اجل، مبلغ اسلام علامہ مولانا عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نامور فرزند حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کی سیاسی قیادت میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں آئینی فتح پر منتج ہوئی اور عالم اسلام میں پہلی بار پاکستان کو یہ قابل فخر اعزاز حاصل ہوا کہ بیسویں صدی کے اس مسیلمہ کذاب اور کی ذرّیت کو غیر مسلم (کافر) قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین ختم نبوت پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے (آمین) اور کفر پر جمے رہنے والوں کو راہ ہدایت نصیب کرے آمین۔ (بشکریہ: ''ماہنامہ معارف رضا'' کراچی ستمبر 2004ء)

امام احمد رضا

کسی فرد واحد

کا نام نہیں

بلکہ تقدیس رسالت

کی تحریک کا نام ہے

Marfat.com

نبوت میں غالب اکثریت اہلسنت کے علماء ومشائخ اور عوام کی تھی جسے ہزاروں کارکنان اہلسنّت نے 1952-53ء میں اپنی نقد جان پیش کر کے اور اسیری کی صعوبتیں برداشت کر کے کامیاب بنایا اور بالآخر یہ جدوجہد 7 ستمبر 1974ء کو امام احمد رضا قدس سرہٗ کے خلیفہ اجل، مبلغ اسلام علامہ مولانا عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نامور فرزند حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کی سیاسی قیادت میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں آئینی فتح پر منتج ہوئی اور عالم اسلام میں پہلی بار پاکستان کو یہ قابل فخر اعزاز حاصل ہوا کہ بیسویں صدی کے اس مسیلمہ کذاب اور کی ذرّیت کو غیر مسلم (کافر) قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین ختم نبوت پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے (آمین) اور کفر پر جمے رہنے والوں کو راہ ہدایت نصیب کرے آمین۔ (بشکریہ: ''ماہنامہ معارف رضا'' کراچی ستمبر 2004ء)

امام احمد رضا

کسی فرد واحد

کا نام نہیں

بلکہ تقدیس رسالت

کی تحریک کا نام ہے

Marfat.com